زم زم: روئے زمین پر سب سے افضل پانی

مولانا سید انور شاہ

استاذ جامعہ بیت السلام، لنک روڈ، کراچی

''زم زم'' دنیا کے تمام پانیوں سے افضل، عمدہ و اشرف ہے اور دنیا کے تمام پانیوں کا سردار اور زمین کے اوپر سب سے عمدہ اور مفید پانی ہے، اور دنیا بھر کے لوگوں کے لیے سب سے بہتر اور مرغوب بھی ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ زم زم کا پانی افضل ہے یا حوضِ کوثر کا؟ محققین کی رائے یہ ہے کہ زم زم کا پانی حوضِ کوثر کے پانی سے افضل ہے۔ یہی وہ عظیم چشمہ ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پر مارنے سے نکلا، اور یہی وہ بابرکت اور مقدس پانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو پلایا تھا، یہی وہ پاکیزہ پانی ہے جس سے جنابِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دِل دھویا گیا۔

قدرت کا یہ معجزہ مسلمانوں کے لیے عظیم الشان تحفہ ہے، یہ مسلمان ہی سمجھ سکتا ہے۔ دورِ حاضر میں زم زم کی خوبیوں پر تحقیق جاری ہے، لیکن آج بھی اطباء اور ماہرین حیران ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پانی کو کتنی خصوصیتوں، خوبیوں اور قوتوں سے نوازا ہے۔ زم زم میں ایسے مفید معدنیاتی عناصر و ادویاتی اجزاء شامل ہیں جن پر میڈیکل سائنس بھی حیران ہے۔ زم زم کا پانی روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان اور لازوال نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ پاک قیامت کے قریب تمام زمین سے میٹھا پانی خشک کر دیں گے، مگر زم زم کا پانی اس وقت بھی باقی رہے گا۔ (اخبار للفاکہی)

زم زم دنیا کا واحد پانی ہے جس میں بو پیدا نہیں ہوتی، نیز اس میں بھرپور غذائیت اور ہر بیماری سے شفا بھی ہے۔ اس پانی کا ایک حیران کن کرشمہ یہ ہے کہ روزِ اول سے جاری و ساری ہے اور بالکل کمی نہیں آتی۔ جو لوگ مکہ مکرمہ کی سنگلاخ وادیوں، خشک ریتیلے ریگستانوں اور مضبوط چٹانوں سے واقف ہیں، ان کے لیے یہ انتہائی باعثِ تعجب اور حیرانگی کی بات ہے کہ جہاں دور دور تک آبی وسائل اور ذخائر موجود نہیں ہیں، وہاں زم زم کا کنواں نہ صرف جاری ہے، بلکہ اس کے پینے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے، لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس میں کوئی کمی نہیں آ رہی ہے، بلکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کو مختلف برتنوں اور مشکیزوں میں بھر کر لے جاتے اور مریضوں پر ڈالتے اور اُنہیں پلاتے۔‘‘ (جامع الترمذی، وسنن البیہقی، ج:۵،ص:۲۰۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

’’زم زم کا پانی ہر اس مقصد کے لیے کافی ہے جس کے لیے پیا جائے، جو شخص کسی مرض سے شفا کے لیے پیے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں، اور جو بھوک کی وجہ سے پیے اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ بھر دیتے ہیں، اور جو کسی اور ضرورت کے لیے پیے اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری فرماتے ہیں۔‘‘ (رواہ المستغفری فی الطب عن جابرؓ، الجامع الصغیر للسیوطی)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ زم زم غذا، دوا اور ہر مقصد کے حصول کے لیے بے نظیر چیز ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ابوبکر بن محمد بن جعفرؒ نے محدث ابن خزیمہؒ کے متعلق نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ اُن سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ عظیم الشان علم کس طرح حاصل ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ: ’’زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ دیتا ہے۔‘‘ میں نے جب بھی زم زم پیا، اللہ تعالیٰ سے علمِ نافع کا سوال کیا۔ (سیر أعلام النبلاء، ج:۱۴،ص:۳۷۰)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حج سے فارغ ہونے کے بعد زم زم چند مقاصد کے لیے پیا، جن میں سے ایک خاص مقصد یہ تھا کہ میں علم فقہ میں امام سراج الدین بلقینیؒ کے مرتبہ کو پہنچوں، اور علمِ حدیث میں ابن حجر عسقلانیؒ کے مرتبہ کو پہنچوں، اب میں بطورِ تحدیثِ نعمت کے اپنی اس دعا کی قبولیت کا اعتراف کرتا ہوں۔ (حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ، ج:۱،ص:۳۲۸)

علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے طلبِ حدیث کے ابتدائی زمانہ میں حج کی سعادت کے موقع پر زم زم کا پانی پیا، اور پیتے وقت یہ دعا کی: ’’اے اللہ! مجھے حافظ ذہبیؒ جیسا حافظہ عطا فرما۔‘‘ تقریباً بیس سال بعد پھر دوبارہ حج کی سعادت نصیب ہوئی، اس وقت میں نے اس فن میں اپنی واقفیت کو امام ذہبیؒ سے کچھ زیادہ پایا، پھر میں نے زم زم پیتے وقت اس سے اونچا مرتبہ حاصل ہونے کی دعا کی، مجھے اللہ تعالیٰ سے اس کے بھی حصول کی امید ہے۔‘‘ (فتح القدیر، ج:۲،ص:۵۰۷)

امام المحدثین حضرت زین الدین العراقی رحمۃ اللہ علیہ کے پیٹ میں ایک مرتبہ شدید تکلیف تھی، انہوں نے اس سے نجات کے لیے زم زم پیا، اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمادی، اور شفایاب ہوگئے۔ (شفاء الغرام)

امام تقی الدین فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیخ احمد بن عبداللہ الشریفیؒ نابینا ہوگئے تھے، انہوں نے زم زم بینائی واپس لوٹنے کی نیت سے پیا، پس اُن کی بینائی واپس لوٹ آئی۔ (شفاء الغرام)

زم زم سے بچوں کی تحنیک

علّامہ فاکہیؒ نے ''اخبارِ مکہ'' میں روایت کیا ہے کہ حبیب بن ثابتؒ کہتے ہیں کہ: میں نے عطاءؒ سے پوچھا کہ میں زم زم کے پانی کو مکہ مکرمہ سے کہیں دور لے جا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ''جی ہاں!'' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کو بوتلوں میں بھر کر لے جایا کرتے تھے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کو عجوہ کھجور کے ساتھ ملا کر حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی تحنیک بھی فرماتے۔ (اخبار مکۃ للفاکہی، ج:۲،ص:۵)

زم زم کے پینے کے آداب

علماء کرام نے زم زم پینے کے متعدد آداب بیان کیے ہیں:

۱:-شروع میں بسم اللہ پڑھنا
۲:-تین سانسوں میں پینا
۳:-سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے ہٹا لینا
۴:-قبلہ رخ ہونا
۵:-خوب سیر ہو کر پینا
۶:-دنیا و آخرت کی کوئی خوبی حاصل ہونے کی نیت کر کے پینا۔

زم زم کھڑے ہو کر پیا جائے یا بیٹھ کر

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ زم زم کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے یا بیٹھ کر، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں تخییر کا قول اختیار کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: ''(ثم يأتي زمزم) أي بئرها (فيشرب من مائها) أي قائمًا وقاعدًا.'' یعنی پھر زم زم کے کنویں کے پاس آئے اور اس سے پانی پیے، چاہے کھڑے ہو کر پیا جائے یا بیٹھ کر۔ بعض حضرات نے کھڑے ہو کر پینے کو مستحب قرار دیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا تھا، جبکہ بعض علماء کرام نے بیٹھ کر پینے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ بہرحال چونکہ دونوں طرف جلیل القدر علماء ہیں، لہٰذا کسی بھی طریقہ کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

زم زم اخلاص اور اعتقاد کے ساتھ جس مقصد کے لیے پیا جائے وہی پورا ہو جاتا ہے، مگر کبھی اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے تحت اس کے بدلے میں دوسری نعمت عطا فرما دیتے ہیں، یا اس کے بدلے کوئی بلا ٹال دیتے ہیں، یا اس کا اجر و ثواب آخرت میں محفوظ فرما دیتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں زیادہ جانتے ہیں کہ میرے بندہ کے لیے کیا بہتر ہے۔ ایسے ہی بعض گناہ بھی دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں، جیسے حرام کی کمائی، والدین کی نافرمانی، کسی کی حق تلفی، قطع رحمی، وغیرہ۔ یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ جس نیت سے پانی پی رہا ہے، اس کو حاصل کرنے کا سبب بھی اختیار کرے، اور یہ بھی دعا کے آداب میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زم زم سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)